حق بندگی ادا کرنیوالا.... عبد کامل

صحرائے عرب کی تاریک اور پرسکوت رات میں ہُو کا عالم طاری تھا۔ ہر طرف ایک سناّ ٹا تھا۔خانہ کعبہ کے پڑوسی اور وادی بطحا کے مکین رنگ رلیاں منا کر اور شراب کی محفلیں سجانے کے بعد خواب نوشیں میں مست پڑے سورہے تھے.... عین اِس وقت مکہ سے چند میل دور جنگل کے ایک پہاڑی غار میں ایک معصوم اور عابد وزاہد عربی نوجوان عبادت میں مصروف تھا۔ وہ اپنے ربِ کریم کے آستانہ پر سجدہ ریز ہوکر گریہ وزاری کررہا تھا اور نہایت سوز وگداز کے ساتھ اس کے حضور میں التجا کرتا تھا ''اے ہادی! اس جاہل قوم کو ہدایت دے!'' عہد شباب میں ہی اس سعید نوجوان کو دنیا سے بے رغبتی ہوچکی تھی اور دنیا کی رعنائیاں اسے ایک آنکھ نہ بھاتی تھیں۔

خلوت میں یادالٰہی

اس سعادت مند نوجوان کو عبادت الٰہی سے انتہائی لگاؤ تھا۔تنہائی کی

دعاؤں میں وہ ایک خاص لطف اٹھاتا۔ دنیا سے الگ تھلگ ہوکر خشوع وخضوع کے ساتھ خدا کو یاد کرنے میں وہ ایک خاص سرورولذت محسوس کرتا۔ وہ تن تنہا کچھ زادِراہ ساتھ لے کر مکہ سے چند میل دور حرا نامی پہاڑی غار میں جا کر، معتکف ہوکر عبادت کیا کرتا۔ مہینوں وہ مکہ کی طرب خیز زندگی سے کنارہ کش رہتا۔ پھر جب زادِراہ ختم ہوجاتی تو واپس آکر اور زاد ساتھ لے لیتا اور تنہائی میں جا کر مراقبہ کرتا۔ اللہ کو یاد کرتا۔ (بخاری)[1]

یہ پاک طینت اور نیک خصلت انسان درگاہِ الٰہی میں بار پا گیا.

حرا سے اُتر کر سوئے قوم آنے والا یہ فخر عرب نوجوان ہادیٔ برحق، سیدالمعصومین حضرت مصطفٰےﷺ کا وجود باجود ہے جسے رب العزت نے خلعت نبوت سے سرفراز فرمایا۔

عین عنفوان شباب میں جبکہ آرزوئیں اور تمنائیں جوبن پر ہوتی ہیں اور خواہشات کے ہجوم کا مقابلہ مشکل ہوتا ہے۔ محمد ﷺ دنیا سے بے رغبت ہوکر آبادی مکہ سے کوسوں دور ایک ویران پہاڑی غار حرا میں چلے جاتے۔ وہاں تنہائی میں غوروفکر کرتے۔ اللہ کو یاد کرتے۔

شہر مکہ کے طرب خیز اور پُررونق ماحول کو چھوڑ کر ایک نوجوان کی اللہ کی یاد میں ایسی محویت، استغراق اور خلوت پسندی ایک غیر معمولی واقعہ تھا جسے مکہ والوں اور کم از کم آپ کے خاندان کے لوگوں نے تعجب اور حیرت کی نظر سے

دیکھا۔ وہ سوچتے تھے کہ یہ عجیب انسان ہے جو دنیا کی دلچسپیوں سے بیزار ہے۔ عالمِ جوانی میں بھی بیوی بچوں گھریلو زندگی پر ویرانوں کو ترجیح دیتا ہے۔

عین جوانی میں حضرت محمدؐ دین ابراہیمی اور عربوں کے دستور کے مطابق سال میں ایک ماہ اعتکاف فرماتے تھے۔عمر کے چالیسویں سال میں آپ رمضان کے مہینہ میں غار حرا میں اعتکاف فرما رہے تھے کہ پہلی وحی ہوئی۔(ابن ھشام)

نماز کی عبادت

جبریلؑ نے ابتدائی وحی کے بعد نبی کریم ﷺ کو وضو کر کے دکھایا اور اسکا طریق سکھا کر آپ کو نماز پڑھائی۔آنحضورؐ نے حضرت خدیجہ کو وضو کا طریق سکھا کر نماز پڑھائی جس طرح جبریلؑ نے آپ کو سکھایا تھا۔(ابن ھشام)[2]

حضرت عائشہؓ کی روایت کے مطابق آغاز میں نماز دو دو رکعت ہوتی تھی۔مدینہ ہجرت کے بعد چار رکعت ہوگئی۔(بخاری)[3]

آپؐ کو منصب نبوت عطا ہوا تو عبادت کی ذمہ داری اور بڑھ گئی۔ارشاد ہوا۔فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ (الانشراح:8,9)

کہ جب تو دن بھر کی ذمہ داریوں سے فارغ ہو تو رات کو اپنے رب کے حضور کھڑا ہو جا اور اسکی محبت سے تسکین دل پایا کر۔

مکی دور کے آغاز میں ہی حضرت جبریلؑ نے نبی کریم ﷺ کو پانچ

نمازوں کی امامت کروا کے نماز کا طریق اور اوقات سمجھا دیئے تھے۔ (ترمذی) 4

فرضیت نماز کے روز اول سے لیکر تادم واپسیں آپ نے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ (بنی اسرائیل:79) میں پنج وقت نمازوں کی ادائیگی کے حکم کی تعمیل کا حق ایسا ادا کر کے دکھایا کہ خود خدا نے گواہی دی کہ آپؐ کی نمازیں، عبادتیں اور مرنا اور جینا محض اللہ کی خاطر ہو چکا ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ (سورۃ الاعراف:163,164)

رسول اللہؐ پر آغاز میں حضرت خدیجہؓ اور حضرت علیؓ ہی ایمان لائے تھے کہ آپؐ نے ان کے ساتھ نماز باجماعت کی ادائیگی کا سلسلہ شروع فرما دیا۔ پھر عمر بھر سفر وحضر، بیماری وصحت، امن وجنگ غرض کہ ہر حالتِ عسر ویسر میں اس فریضہ کی بجا آوری میں کبھی کوئی کوتاہی نہیں ہونے دی۔

نبی کریم ﷺ ابتداً کفار کے فتنہ کے اندیشہ سے چھپ کر بھی نماز ادا کرتے رہے۔ کبھی گھر میں پڑھ لیتے تو کبھی کسی پہاڑی گھاٹی میں۔ البتہ چاشت کی نماز اعلی الاعلان کعبہ میں ادا کرتے۔ (بخاری) 5

دعویٰ نبوت کے بعد کفار مکہ آپ کو عبادت سے روکتے اور تکالیف دیتے۔ ظالموں نے ایک دن حالت سجدہ میں اونٹنی کی غلیظ نجاست سے بھری ہوئی بھاری بھرکم بچہ دانی رسول اللہ ﷺ کی پشت پر ڈال دی۔ (بخاری) 6

ایک بدبخت نے ایک دن حضورؐ کے گلے میں چادر ڈال کر مروڑنا

شروع کیا اور گردن دبوچنے لگا۔ دم گھٹنے کو تھا کہ حضرت ابوبکرؓ نے اسے دھکا دیکر ہٹایا اور کہا '' کیا تم ایک شخص کو اسلئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے اللہ میرا رب ہے۔'' مگر آپؐ عبادت سے کب باز آسکتے تھے۔ (بخاری) [7]

اہتمام نماز

یہ تو آپ کا روزانہ و شبانہ کا وہ معمول تھا جس میں آپؐ کی روح کی غذا تھی۔ ہر چند کہ امّت کی سہولت کی خاطر رسول اللہؐ نے یہ رخصت دی کہ کھانا چنا جا چکا ہو تو کھانے سے فارغ ہو کر پھر نماز ادا کرلو۔ مگر اپنا یہ حال تھا کھانا کھاتے ہوئے بلالؓ کی آواز سنی کہ نماز کا وقت ہو گیا تو صرف اتنا کہا '' اسے کیا ہوا اللہ اُسکا بھلا کرے۔'' (یعنی کھانا تو کھا لینے دیا ہوتا) مگر اگلے ہی لمحے وہ چھری جس سے بھنا ہوا گوشت کاٹ رہے تھے وہیں پھینک دی اور سیدھے نماز کیلئے تشریف لے گئے۔ (ابوداؤد) [8]

حضرت عائشہؓ آپؐ کا معمول یہ بیان فرماتی تھیں کہ بلال کی نماز کیلئے اطلاعی آواز پر آپؐ بلا توقّف مستعد ہو کر اٹھتے اور نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔ (بخاری) [9]

بیماری میں بھی نماز ضائع نہ ہونے دیتے۔ ایک دفعہ گھوڑے سے گر جانے کے باعث جسم کا دایاں پہلو شدید زخمی ہو گیا۔ کھڑے ہو کر نماز ادا نہ فرما سکتے تھے۔

بیٹھ کر نماز پڑھائی مگر باجماعت نماز میں ناغہ پسند نہ فرمایا۔(بخاری) 10

سفر میں بھی نماز کا خاص اہتمام ہوتا تھا۔روایات حدیث کے مطابق زندگی بھر میں صرف دو مواقع ایسے آئے کہ جن میں دو صحابہ کو آپ کی نیابت میں نماز پڑھانے کی نوبت آئی۔

ایک اس وقت جب آپؐ بنی عمرو بن عوف میں مصالحت کے لئے تشریف لے گئے۔جیسا کہ ہدایت فرما گئے تھے تاخیر کی صورت میں کچھ انتظار کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے بلالؓ کی درخواست پر نماز پڑھانی شروع کی۔اتنے میں آپؐ تشریف لے آئے۔حضرت ابوبکرؓ پیچھے ہٹ گئے اور آپؐ نے خود امامت کروائی۔(ابوداؤد) 11

دوسرا واقعہ وہ ہے جب ایک سفر میں آپ قافلے سے پیچھے رہ گئے تو حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ نے نماز فجر قضا ہونے کے اندیشہ سے شروع کروائی اور آپؐ پیچھے سے آکر شامل ہو گئے۔آپ نے بروقت نماز ادا کرنے پر صحابہؓ سے اظہار خوشنودی فرمایا۔(مسلم) 12

نبی کریمؐ نے غزوۂ بنو قریظہ کے موقع پر مدینہ سے یہود بنی قریظہ کے قلعوں کی طرف روانہ ہوتے ہوئے صحابہ کو یہ ہدف دیا کہ عصر کی نماز بنو قریظہ جا کر ادا کی جائے۔(بخاری) 13 یوں حالت سفر میں بھی نماز کی حفاظت کا پیشگی انتظام فرما دیا۔

رسول کریمؐ سفر میں جدھر سواری کا رخ ہوتا اسی طرف منہ کر کے نفل

نماز سواری پر ادا فرما لیتے تھے۔(ابوداؤد)14

تاہم فرض نمازیں ہمیشہ قافلہ روک کر باجماعت قصر اور جمع کر کے ادا کرتے۔(بخاری)15 بارش کی صورت میں بعض دفعہ سواری کے اوپر بھی فرض نماز ادا کی ہے۔(ترمذی)16

ایک سفر میں رات کے آخری حصہ میں پڑاؤ کرتے ہوئے بلالؓ کی ڈیوٹی فجر کی نماز میں جگانے پر لگائی گئی مگر ان پر نیند غالب آ گئی۔ دن چڑھے سب کی آنکھ کھلی۔ فجر کی نماز میں تاخیر ہو چکی تھی۔ پریشانی کے عالم میں رسول اللہؐ نے اس جگہ مزید رکنا بھی پسند نہیں فرمایا جہاں یہ واقعہ ہوا اور آگے جا کر نماز ادا کی۔(بخاری)17

جنگ کے ہنگامی حالات میں بھی نماز کی حفاظت کا خاص خیال رکھتے تھے۔غزوہ بدر سے پہلے اپنی جھونپڑی میں نماز کی حالت میں گریہ وزاری کر رہے تھے اور تین سو تیرہ عبادت گزاروں کا واسطہ دے کر دراصل آپؐ نے دعاؤں کے ذریعہ اس کوٹھری میں ہی یہ جنگ جیت لی تھی۔

غزوۂ احد کی شام جب لوہے کے خود کی کڑیاں دھنے رخسار میں ٹوٹ جانے سے بہت سا خون بہہ چکا تھا۔آپؐ زخموں سے نڈھال تھے اور ستر صحابہ کی شہادت کا زخم اس سے کہیں بڑھ کر اعصاب شکن تھا۔اس روز بھی آپ بلالؓ کی نداء پر نماز کیلئے اسی طرح تشریف لائے جسطرح عام دنوں تشریف لاتے تھے اور

دنیا نے قیامِ عبادت کا ایسا حیرت انگیز نظارہ دیکھا جو اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا ہوگا۔(فتوح العرب)[18]

غزوۂ احزاب میں دشمن کے مسلسل حملہ کے باعث ظہر وعصر کی نمازیں وقت پر ادا نہ ہوسکیں یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ وہی رسولِ خدا جو طائف میں دشمن کے ہاتھوں سے لہولہان ہوکر بھی ان کی ہدایت کی دعا کرتے ہیں۔ نماز کے ضائع ہونے پر بےقرار ہوکر فرماتے تھے۔ خدا ان کو غارت کرے انہوں نے ہمیں نماز سے روک دیا۔ پھر حضورؐ نے اصحاب کو اکٹھا کیا اور نمازیں ادا کروائیں۔(بخاری)[19]

نماز باجماعت کا اہتمام اس قدر تھا کہ فتح مکہ کے موقع پر شہر کے ایک جانب مسجد الحرام سے کافی فاصلے پر قیام تھا۔ مگر باقاعدہ تمام نمازوں کی ادائیگی کے لئے حرم تشریف لاتے رہے۔

جنگوں کے دوران خطرے اور خوف کی حالت میں بھی آپؐ نے نماز نہیں چھوڑی بلکہ اس حال میں صحابہ کو اس طرح نماز پڑھائی کہ ایک گروہ دشمن کے سامنے رہا اور دوسرے نے آپؐ کے ساتھ نصف نماز ادا کی۔ پھر پہلے گروہ نے آکر نماز پڑھی۔ یوں آپؐ نے سبق دیا کہ موت کے بڑے سے بڑے خطرے میں بھی نماز ترک نہیں کی جاسکتی یہ رخصت دیدی کہ سواری پر یا پیدل یا چلتے ہوئے بھی اشارے سے نماز ادا کی جاسکتی ہے۔(بخاری)[20]

آخری بیماری میں رسول کریمؐ تپ محرقہ کے باعث شدید بخار میں مبتلا تھے مگر فکر تھی تو نماز کی۔ گھبراہٹ کے عالم میں بار بار پوچھتے، کیا نماز کا وقت ہو گیا؟ بتایا گیا کہ لوگ آپ کے منتظر ہیں۔ بخار ہلکا کرنے کی خاطر فرمایا کہ میرے اُوپر پانی کے مشکیزے ڈالو۔ تعمیل ارشاد ہوئی مگر پھر غشی طاری ہو گئی۔ ہوش آیا تو پھر پوچھا کہ کیا نماز ہو گئی؟ جب پتہ چلا کہ صحابہ انتظار میں ہیں تو فرمایا ''مجھ پر پانی ڈالو'' جس کی تعمیل کی گئی۔ غسل سے بخار کچھ کم ہوا تو تیسری مرتبہ نماز پر جانے لگے مگر نقاہت کے باعث نیم غشی کی کیفیت طاری ہوگئی اورآپ مسجد تشریف نہ لے جاسکے۔ (بخاری) 21

بخار میں پھر جب ذرا افاقہ ہوا تو اسی بیماری اور نقاہت کے عالم میں دو صحابہ کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر، اُنکا سہارا لیکر رسول اللہؐ نماز پڑھنے مسجد گئے۔ حالت یہ تھی کہ کمزوری سے پاؤں زمین پر گھسٹتے جا رہے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نماز پڑھا رہے تھے۔ آپؐ نے اُنکے بائیں پہلو میں امام کی جگہ بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ اور یوں آخر دم تک خدا کی عبادت کا حق ادا کر کے دکھا دیا۔ (بخاری) 22

دنیا میں آپؐ کی آخری خوشی بھی نماز کی خوشی تھی جب آپ نے سوموار کے دن (جس روز دنیا سے کوچ فرمایا) فجر کی نماز کے وقت اپنے حجرے کا پردہ اٹھا کر دیکھا تو صحابہ محوِ عبادت تھے۔ اپنے غلاموں کو نماز میں دیکھ کر آپؐ کا دل سرور سے بھر گیا۔ خوشی سے چہرے پر تبسم کھیلنے لگا۔ (بخاری) 23

آپؐ نے سچ ہی تو فرمایا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔ایسے اہتمام سے ادا کی جانیوالی نمازیں محبت الٰہی اور خشوع وخضوع سے کیسی بھری ہوئی ہوتی ہونگی (اسکا تفصیلی نقشہ رسول اللہؐ کی خشیئت کے زیر عنوان بیان ہوا ہے)۔

نماز تہجد

نبی کریم ﷺ کی فرض نمازیں نسبتاً مختصر ہوتی تھیں تا کہ کمزور، بیمار، بچے بوڑھے اور مسافر کیلئے بوجھ نہ ہو لیکن آپ کی تنہا نفل نمازوں کی شان تو بہت نرالی تھی۔فرماتے تھے کہ بندہ نوافل کے ذریعہ بدستور اللہ کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا اس کے ہاتھ پاؤں اور آنکھیں ہو جاتا ہے۔بلاشبہ محبت الٰہی اور فنافی اللہ کا یہ مقام آپؐ نے حاصل کر کے ہمیں خوبصورت نمونہ دیا۔

تہجد کی نماز رسول اللہؐ کی روح کی غذا تھی۔فرماتے تھے کہ اللہ نے ہر نبی کی ایک خواہش رکھی ہوتی ہے اور میری دلی خواہش رات کی عبادت ہے۔(طبرانی)[24]

ابتدا میں آپؐ رات کے وقت تیرہ یا گیارہ رکعتیں (بمعہ وتر) ادا فرماتے اور آخری عمر میں کمزوری کے باعث نو رکعتیں پڑھتے رہے۔اگر کبھی رات کو اتفاقاً آنکھ نہ کھلتی تو دن کے وقت بارہ رکعتیں ادا کر کے اس کی تلافی فرماتے۔حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ جب دو تہائی رات گزر چکی ہوتی تو

آپؐ بآواز بلند فرماتے ''لوگو! خدا کو یاد کرو زلزلہ قیامت آنیوالا ہے۔اس کے پیچھے آنیوالی گھڑی سر پر ہے ۔موت اپنے سامان کے ساتھ آ پہنچی ہے۔موت اپنے سامان کے ساتھ آ پہنچی ہے۔''(ترمذی) 25

رات کے وقت آپؐ کی نماز بہت لمبی ہوتی ۔نسبتاً لمبی سورتیں تلاوت کرنا پسند فرماتے ۔حضرت عائشہؓ سے رسول اللہؐ کی نماز (تہجد) کی کیفیت پوچھی گئی ۔ آپؓ نے فرمایا۔حضور ﷺ رمضان یا اس کے علاوہ دنوں میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔مگر وہ اتنی لمبی پیاری اور حسین نماز ہوا کرتی تھی کہ اس نماز کی لمبائی اور حسن وخوبی کے متعلق مت پوچھو! ''یعنی میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے آپؐ کی اس خوبصورت عبادت کا نقشہ کھینچ سکوں ۔(بخاری) 26

نوجوان صحابہؓ کو حضورؐ کی عبادت دیکھنے کا بہت شوق تھا۔رسول اللہؐ کے عم زاد اور حضرت میمونہؓ کے بھانجے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں ۔ ''میں ایک رات رسول اللہؐ کے گھر ٹھہرا۔نصف رات یا اس سے کچھ پہلے آپ بیدار ہوئے ۔ چہرے سے نیند زائل کی ۔آلِ عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں ۔ پھر گھر میں لٹکے ہوئے مشکیزہ سے نہایت عمدہ طریق پر وضوء کیا اور نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوگئے ۔میں جا کر دائیں پہلو میں کھڑا ہوگیا۔آپؐ نے مجھے کان سے پکڑ کر بائیں طرف کر دیا۔آپؐ نے تیرہ رکعتیں ادا فرمائیں ۔''(بخاری) 27

حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ کہتے ہیں کہ ایک رات مجھے نبی کریم ﷺ کے ساتھ رات کو عبادت کرنے کی توفیق ملی۔آپؐ نے پہلے سورۃ بقرہ پڑھی۔آپؐ کسی رحمت کی آیت سے نہیں گزرتے تھے مگر وہاں رک کر دعا کرتے اور کسی عذاب کی آیت سے نہیں گزرے مگر رک کر پناہ مانگی۔پھر قیام کے برابر آپؐ نے رکوع فرمایا۔جس میں تسبیح وتحمید کرتے رہے۔پھر قیام کے برابر سجدہ کیا۔سجدہ میں بھی یہی تسبیح ،دعا پڑھتے رہے۔پھر کھڑے ہو کر آل عمران پڑھی۔پھر اس کے بعد ہر رکعت میں ایک ایک سورۃ پڑھتے رہے۔(ابوداؤد) 28

حضرت حذیفہ بن یمانؓ (رسول اللہؐ کے راز دان صحابی) فرماتے ہیں کہ انہوں نے رمضان میں ایک رات رسول اللہؐ کے ساتھ نماز ادا کی۔جب نماز شروع کی تو آپؐ نے کہا

"اَللّٰہُ اَکْبَرُذُ وْالْمَلَکُوْتِ وَالْجَبْرُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالعَظْمَۃِ۔"

یعنی اللہ بڑا ہے جو اقتدار اور سطوت کبریائی اور عظمت والا ہے۔

پھر آپؐ نے سورۃ بقرہ (مکمل) پڑھی ، پھر رکوع فرمایا، جو قیام کے برابر تھا، پھر رکوع کے برابر وقت کھڑے ہوئے ، پھر سجدہ کیا جو قیام کے برابر تھا۔پھر دونوں سجدوں کے درمیان رَبِّ اغْفِرْلِیْ۔رَبِّ اغْفِرْ لِیْ میرے رب مجھے بخش دے کہتے ہوئے اتنی دیر بیٹھے جتنی دیر سجدہ کیا تھا۔دوسری رکعتوں میں آپ نے آل عمران ،نساء، مائدہ، انعام وغیرہ طویل سورتیں تلاوت فرمائیں۔(ابوداؤد) 29

ام المؤمنین حضرت سودہؓ نہایت سادہ اور نیک مزاج تھیں، ایک رات انہوں نے بھی اپنی باری میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز تہجد ادا کرنے کا ارادہ کیا اور حضورؐ کے ساتھ جا کر نماز میں شامل ہوئیں، نامعلوم کتنی نماز ساتھ ادا کر پائیں۔مگر اپنی سادگی میں دن کو رسول کریمؐ کے سامنے اس لمبی نماز پر جو تبصرہ کیا اس سے حضورؐ بہت محظوظ ہوئے۔ کہنے لگیں ''یا رسول اللہ! رات آپؐ نے اتنا لمبا رکوع کروایا کہ مجھے تو لگتا تھا جھکے جھکے کہیں مجھے نکسیر ہی نہ پھوٹ پڑے۔'' حضورؐ (جن کی ہر رات کی نماز ہی ایسی لمبی ہوتی تھی) ایک رات کی نماز پر یہ تبصرہ سن کر خوب مسکرائے۔(الاصابہ) 30

حمد باری

یہ نمازیں بھی یاد الٰہی اور اللہ کی حمد سے خوب لبریز ہوتی تھیں اور اس پہلو سے اللہ کی حمد کرنے میں آپکی ایک اور سبقت کی شان بھی کھل کر سامنے آتی ہے، جیسا کہ آپ کا نام ''احمدؐ'' بھی تھا واقعی آپ اسم با مسمّٰی تھے۔ اللہ کی حمد وستائش روئے زمین پر اس شان سے کب ہوئی ہوگی جو آپ نے کر دکھائی۔

آپؐ اپنی نفل نماز کا آغاز تسبیح وحمد سے کرتے اور اسکے لئے ایسے الفاظ کا انتخاب فرماتے کہ جن کو سوچ کر آج بھی روح وجد میں آجاتی ہے۔تسبیح وتحمید کے یہ نغمے اور ترانے جو کبھی حرا کی تنہائیوں میں الاپے اور کبھی مکہ اور مدینہ کی خلوتوں میں آپؐ نے اپنے محبوب حقیقی سے سوز وگداز میں ڈوبی کیا کیا سرگوشیاں کیں۔ یہ

تو احادیث کا ایک طویل باب ہیں۔آپ نماز تہجد کا آغاز ہی" **اللھم لک الحمد**" سے کرتے کہ سب تعریف تیرے لئے ہے پھر رکوع سے کھڑے ہوتے تو عرض کرتے:۔

"اے اللہ تیری اتنی تعریفیں کہ جن سے آسمان بھر جائے۔۔۔اور اتنی تعریفیں کہ زمین بھی ان سے بھر جائے۔۔۔اور اتنی حمد کہ آسمان و زمین کے بعد جو تُو چاہے وہ بھی بھر جائے۔۔اے تعریف اور بزرگی کے لائق!" کوئی ہے جو اس ایک حمد سے ہی بڑھ کر کوئی حمد پیش کر سکے؟

بسا اوقات آپ ساری ساری رات عبادت میں گزار دیتے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی۔آپؐ اتنی دیر (نماز میں) کھڑے رہے کہ میں نے ایک بُری بات کا ارادہ کرلیا۔پوچھا گیا کہ کیا ارادہ تھا؟ فرمایا "میں نے سوچا کہ رسول اللہؐ کو چھوڑ کر بیٹھ جاؤں۔" (بخاری) 31

اسی طرح حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ آپ قرآن کریم کی ایک آیت ساری رات نماز میں پڑھتے رہے۔

حضرت ابوذرؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ ایک رات نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے اور ساری رات ایک ہی آیت قیام، رکوع اور سجود میں پڑھتے رہے۔یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔آپ سے پوچھا گیا کہ وہ کون سی آیت تھی۔

فرمایا'' یہ آیت :۔اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (المائدہ:199)

خدایا! اگر تو انہیں عذاب دینا چاہے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخشنا چاہے تو تو بہت غالب اور بڑی حکمتوں والا خدا ہے۔(نسائی)32

سبحان اللہ! خدا اور اس کے رسولؐ کے دشمن آرام کی نیند سو رہے ہیں اور خدا کا پیارا رسولؐ بے قرار ہو کر گڑگڑا کر بارگاہ ایزدی میں ان کی مغفرت کا ملتجی ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آخری عمر میں جب حضور کے بدن میں کچھ موٹاپے کے آثار ظاہر ہوئے۔تو بیٹھ کر تہجد ادا کرتے اور اسمیں لمبی تلاوت فرماتے ۔ جب سورت کی آخری تیس یا چالیس آیات رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر تلاوت کرتے پھر سجدے میں جاتے۔(بخاری)33

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں۔'' آپ کچھ دیر سوتے پھر کچھ دیر اٹھ کر نماز میں مصروف ہوتے پھر سو جاتے پھر اُٹھ بیٹھتے اور نماز ادا کرتے۔غرض صبح تک یہی حالت جاری رہتی۔''(بخاری)34

نماز میں خشوع

کبھی گھر کے لوگ سو جاتے تو آپؐ چپ چاپ بستر سے اٹھتے اور دعا و مناجات الٰہی میں مصروف ہو جاتے۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات

میری آنکھ کھلی تو آپ کو بستر پر نہ پایا۔سمجھی کہ آپ کسی اور بیوی کے حجرے میں تشریف لے گئے ہیں ۔اندھیرے میں ادھر ادھر ٹٹولا تو دیکھا کہ پیشانی مبارک خاک پر ہے اور آپ سر بسجود مصروفِ دعا ہیں۔سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ لَااِلٰهَ اِلَّااَنْــــتَ۔اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ۔تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔فرماتی ہیں'' یہ دیکھ کر مجھے اپنے شبہ پر ندامت ہوئی اور دل میں کہا۔سبحان اللہ! میں کس خیال میں ہوں اور خدا کا رسولؐ کس عالم میں ہے۔''(نسائی) 35

رات کے وقت جب سارا عالم محو خواب ہوتا لوگ میٹھی نیند سو رہے ہوتے۔آپؐ چپکے سے بستر چھوڑ کر بعض دفعہ سنسان قبرستان میں چلے جاتے اور ہاتھ اُٹھا کر دعا میں مصروف ہو جاتے۔ایک دفعہ حضرت عائشہؓ تجسّس کیلئے پیچھے گئیں تو آپؐ جنت البقیع میں کھڑے دعا مانگ رہے تھے۔اپنے رب سے محو راز و نیاز تھے۔حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ تم نے یہ کیوں سوچا کہ خدا کا رسول تم پر ظلم کرے گا۔(یعنی میں آپ کی باری میں کہیں اور کیسے جا سکتا تھا) پھر فرمایا مجھے جبریلؑ نے آ کر تحریک کی کہ اہل بقیع کی بخشش کی دعا کروں اور میں نے خیال کیا تم سو گئی ہو اور اس لئے جگانا نامناسب سمجھا۔(نسائی) 36

حضرت عائشہؓ کی ایک اور روایت ہے کہ ایک رات میری باری میں باہر تشریف لے گئے ۔کیا دیکھتی ہوں کہ ایک کپڑے کی طرح زمین پر پڑے ہیں اور کہہ رہے ہیں سَجَدَلَکَ سَوَادِیْ وَ خِیَالِیْ وَ آمَنَ لَکَ فُؤَادِیْ رَبِّ

هٰـذِهٖ يَـدَایَ وَمَا جَنَيْتُ بِهَا عَلٰی نَفْسِیْ يَا عَظِيمًا يُرْجٰی لِكُلِّ عَظِيمٍ اِغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ۔ (ھیثمی) 37

(اے اللہ) تیرے لئے میرے جسم و جاں سجدے میں ہیں۔ میرا دل تجھ پر ایمان لاتا ہے۔ اے میرے رب! یہ میرے دونوں ہاتھ تیرے سامنے پھیلے ہیں اور جو کچھ میں نے ان کے ساتھ اپنی جان پر ظلم کیا وہ بھی تیرے سامنے ہے۔ اے عظیم! جس سے ہر عظیم بات کی اُمید کی جاتی ہے۔ عظیم گناہوں کو تو بخش دے۔ پھر فرمایا ’’ اے عائشہ! جبریل نے مجھے یہ الفاظ پڑھنے کیلئے کہا ہے تم بھی اپنے سجدوں میں یہ پڑھا کرو۔ جو شخص یہ کلمات پڑھے سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے بخشا جاتا ہے۔‘‘

عبادت سے محبت

رسول کریمؐ کو اپنے رب کی عبادت ہر دوسری چیز سے زیادہ عزیز تھی۔ اپنی عزیز ترین بیوی حضرت عائشہؓ کے ہاں نویں دن باری آتی تھی۔ ایک دفعہ موسم سرما کی سرد رات کو ان کے لحاف میں داخل ہو جانے کے بعد ان سے فرماتے ہیں کہ عائشہ! اگر اجازت دو تو آج رات میں اپنے رب کی عبادت میں گزار دوں وہ بخوشی اجازت دیتی ہیں اور آپ ساری رات عبادت میں روتے روتے سجدہ گاہ تر کر دیتے ہیں۔ (سیوطی) 38

رسول کریمؐ کی نماز میں خشوع وخضوع کا یہ عالم ہوتا تھا کہ روتے ہوئے سینے سے ھنڈیا اُبلنے کی طرح آواز آتی تھی۔(احمد)[39]

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے بجا طور پر آپکی یہ تعریف کی کہ

یَبِیۡتُ یُجَافِیۡ جَنۡبَہ، عَنۡ فِرَاشِہٖ اِذَا سۡتَثۡقَلَتۡ بِالۡمُشۡرِکِیۡنَ الۡمَضَاجِعُ

کہ آپ اس وقت بستر سے الگ ہوکر رات گزار دیتے ہیں جب مشرکوں پر بستر کو چھوڑنا نیند کی وجہ سے بہت بوجھل ہوتا ہے۔[40]

رمضان میں عبادت کا اہتمام

آپ کی عبادات اور دعاؤں کا عام معمول تھا۔رمضان کے مہینہ میں آپ کی عبادات میں بہت اضافہ ہوجاتا۔خصوصاً رمضان کے آخری عشرہ کے دورانِ اعتکاف میں تو بہت زیادہ عبادت کرتے۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ ’’جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو آپ کمر ہمت کس لیتے۔بیدار رہ کر راتوں کو زندہ کرتے،خود بھی عبادت کرتے،اہل بیت کو بھی جگاتے۔اس آخری عشرہ میں آپ اعتکاف بھی فرماتے۔‘‘(بخاری)[41]

آنحضورؐ سارا وقت خدا کے گھر میں بیٹھ کر یادالٰہی اور عبادت میں مصروف رہتے۔حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ رسول کریمؐ کچھ بیمار تھے۔صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! آج کچھ بیماری کا اثر آپ پر نمایاں

ہے۔فرمانے لگے ''اس کمزوری'' کے باوجود آج رات میں نے طویل سورتیں نماز تہجد میں پڑھی ہیں۔(الوفاء)[42]

صحابہ کرام رسول اللہؐ کی کثرت عبادت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ اس قدر لمبی نمازیں پڑھتے اور اتنا طویل قیام فرماتے کہ آپؐ کے پاؤں سوج جاتے۔آپؐ سے عرض کی گئی کہ اس قدر مشقت کیوں کرتے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ آپؐ کی بخشش کا اعلان فرما کر آپ کو معصوم و بے گناہ قرار دے چکا ہے تو آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ! کیا میں (اس نعمت پر) عبادت گزار اور شکر گزار انسان نہ بنوں؟(بخاری)[43]

عبادت الٰہی کی خاطر آرام طلبی ہرگز پسند نہ تھی۔ایک رات حضرت حفصہؓ نے آپ کے بستر کی چار تہیں کر دیں۔صبح آپؐ نے فرمایا'' رات تم نے کیا بچھایا تھا۔اسے اکہرا کر دو اس نے مجھے نماز سے روک دیا ہے۔''(ترمذی)[44]

قرآن کی تلاوت بھی ایک عبادت ہے۔نبی کریمؐ کو تلاوت کلام پاک سے بھی خاص شغف تھا۔روزانہ سورتوں کی مقررہ تعداد عشاء کے وقت تلاوت فرماتے ،پچھلی رات بیدار ہوتے تو کلام الٰہی زبان پر جاری ہوتا۔(عموماً آلِ عمران کا آخری رکوع تلاوت فرمایا کرتے) رات کے وقت نماز میں نہایت وجد اور ذوق وشوق سے ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھتے۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں'' کبھی پوری رات آپ قیام فرماتے ۔سورہ بقرہ،آل عمران اور سورہ نساء تلاوت

کرتے۔ جب کوئی عذاب کی آیت آتی تو خدا سے پناہ طلب کرتے اور جب کوئی رحمت کی آیت آتی تو اس کے لئے دعا کرتے۔'' (نسائی) 45

تلاوت قرآن سے شغف

رمضان کے مہینہ میں کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت فرماتے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ہر ماہ رمضان میں قرآن کریم کی دہرائی فرماتے۔وفات سے قبل آخری رمضان میں آپ نے دوبار قرآن کریم دوہرایا۔(بخاری) 46

آپ قرأت بلند آواز سے فرماتے کہ لوگ بستروں میں پڑے آپ کی آواز سنتے۔کلام الٰہی سن کر آپ پر رقّت طاری ہو جاتی۔آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ایک روز آپؐ نے فرمایا'' قرآن سناؤ!'' جب وہ اس آیت پر پہنچے **فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاءِ شَهِيْدًا** تو آپؐ تاب نہ لا سکے اور آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بہہ نکلی۔ ہاتھ کے اشارے سے فرمایا بس کرو۔(بخاری) 47

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں رسول اللہؐ کے ساتھ مجھے ایک رات گزارنے کا موقع ملا۔آپ نے بسم اللہ کی تلاوت شروع کی اور رو پڑے یہاں تک کہ روتے روتے گر گئے۔ پھر بیس مرتبہ بسم اللہ پڑھی ہر دفعہ آپ

روتے روتے گر پڑتے۔ پھر آخر میں مجھے فرمانے لگے وہ شخص بہت ہی نامراد ہے جس پر رحمٰن اور رحیم خدا بھی رحم نہ کرے۔ (الوفاء) 48

روزہ کی عبادت

روزہ کی عبادت کا بھی آپؐ خاص اہتمام فرماتے تھے۔ نبوت سے قبل عربوں کے دستور کے مطابق دسویں محرم روزہ رکھتے۔ نبوت کے بعد قیام مکہ کے دوران آپؐ کئی مہینوں تک روزہ رکھتے رہے۔ مدینہ میں رمضان کے روزے فرض ہوئے۔ رمضان کے علاوہ مدینہ میں آپؐ شعبان کا اکثر مہینہ روزے رکھتے تھے۔ (بخاری) 49

سال کے باقی مہینوں میں یہ کیفیت رہتی کہ روزہ رکھنے پر آتے تو معلوم ہوتا تھا کہ آپؐ کبھی روزہ نہ چھوڑیں گے۔ پھر روزہ چھوڑ دیتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ پھر نہیں رکھیں گے۔ (بخاری) 50

مہینہ کے نصف اول میں اکثر روزے رکھتے اور مہینہ میں تین دن معمولاً روزہ رکھتے۔ بالعموم مہینہ کے پہلے سوموار اور اگلے دونوں جمعرات کے دن۔ (مسلم) 51

فرمایا کرتے تھے کہ سوموار اور جمعرات کو اعمال (خدا کے حضور) پیش ہوتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ میرے عمل اس حالت میں پیش ہوں کہ میں

روزہ دار ہوں۔(ترمذی) 52

اس کے علاوہ محرم کے پہلے دس دن ،اور شوال کے پہلے چھ دن (2 شوال سے ساتویں تک) آپ روزے رکھتے تھے۔عام حالات میں آپؐ کبھی گھر تشریف لاتے پوچھتے کچھ کھانے کو ہے۔جواب ملتا کچھ نہیں۔فرماتے تو میں آج روزہ رکھ لیتا ہوں۔(ترمذی) 53

کبھی کبھی ''صوم وصال'' بھی رکھتے یعنی متواتر کئی دن تک روزہ رکھتے، درمیان میں افطار نہ کرتے تھےلیکن صحابہؓ کو آپؐ نے اس سے روکا اور فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کھلا پلا دیتا ہے۔(بخاری) 54

الغرض رسول خدا ﷺ کی زندگی ہمہ تن عبادت تھی۔

حواله جات

1 بخاری بدء الوحی

2 سیرت ابن هشام جلد1ص 251,260,261مطبوعه مصر

3 بخاری کتاب المناقب باب التاریخ من أین أرخوالتاریخ3642

4 ترمذی کتاب الصلوة باب ماجاء فی مواقیت الصلوة138

5 بخاری کتاب الوضوء باب اذا القی علی ظهرا المصلی قذر233

6 بخاری کتاب الصلوة باب المرأة تطرح عن المصلی شیئًا من الأذی490

7 بخاری کتاب التفسیرسورة المؤمن4441

8 ابوداؤد کتاب الطهارة باب فی ترک الوضؤ ممامست النار160

9 بخاری کتاب الجمعه باب من نام اول اللیل1078

10 بخاری کتاب المرضیٰ باب اذا عاد مریضاً:5226

11 ابو داؤد کتاب الصلوة باب التصفیق فی الصلوة

12 مسلم کتاب الصلاة باب تقدیم الجماعة 640

13 بخاری کتاب المغازی باب مرجع النبیؐ من الاحزاب3810

14 ابوداؤد کتاب الصلوة باب ردّالسلام

15 بخاری ابواب تقصیر الصلوة

16 ترمذی کتاب الصلوة باب ماجاء فی الصلوة علی الدابه فی الطین

17 بخاری کتاب المواقیت الصلوة باب الاذان بعد ذهاب الوقت5609

18 فتوح العرب فی شروع الحرب ص387

19 بخاری کتاب المغازی باب غزوۃالاحزاب ۔:3802

20 بخاری کتاب التفسیرسورۃ البقرۃ باب قولہ عزوجل فان خفتم فرجالا 4171

21 بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی ووفاته4088

22 بخاری کتاب الاذان باب حد المریض ان یشھد الجماعۃ 624

23 بخاری کتاب الاذان باب اھل العلم والفضل احق بالا مامۃ639

24 المعجم اللکبیرلطبرانی جلد12ص84

25 ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ باب منہ:2381

26 بخاری کتاب الجمعۃ باب قیام النبی بلیل فی رمضان

27 بخاری کتاب الوضوء باب قراءۃ القرآن بعد الحدث

28 ابوداؤد کتاب الصلوۃ۔باب فی الدعا ء مایقول الرجل فی رکوعہ و سجودہ

29 ابوداؤدکتاب الصلوۃ باب مایقول الرجل فی رکوعہ وسجودہ740

30 الاصابہ فی تمییز الصحابہ جلد7ص721

31 بخاری کتاب الجمعہ باب طول القیام فی صلاۃ اللیل1067

32 نسائی کتاب الافتتاح باب تردید الا یۃ:1000

33 بخاری کتاب الجمعۃ باب اذا صلی قاعدا:1051

34 بخاری کتاب التفسیر باب بغفرالک الل4460

35 نسائی کتاب عشرۃ النساء باب الغیرۃ

36 نسائی عشرۃ النساء باب الغیرۃ

37 مجمع الزوائد ھیثمی جلد2ص128مطبوعہ بیروت

38 الدرالمنشور فی تفسیر الماثورجلد6ص27مطبوعہ بیروت

39 مسند احمد جلد 4ص26مطبوعہ مصر

40 بخاری کتاب الجمعہ باب فضل من تعار من الیل1087

41 بخاری کتاب صلاۃ التراویح باب العمل فی العشر الاواخرمن رمضان1884

42 الوفا باحوال المصطفیٰ للجوزی ص511بیروت

43 بخاری کتاب التفسیر باب لیغفر لک اللہ ماتقدم4459

44 الشمائل النبویہ الترمذی باب ماجاء فی فرا ش رسول اللہ

45 نسائی کتاب الافتتاح باب مسألۃ القاری اذا مرّبآیۃ رحمۃ999

46 بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام

47 بخاری کتاب الفضائل القرآن باب قول المقرئ للقارئ حسبک

48 الاتحاف للزبیدی ج 4ص505بحوالہ الوفا للجوزی ص549 بیروت

49 بخاری کتاب الصوم باب صوم شعبان1834

50 بخاری کتاب الجمعۃ باب قیام النبیؐ باللیل من نومہ1073

51 مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثۃ ایّام من کل شہر1972

52 ترمذی کتاب الصیام باب فی صوم یوم الاثنین

53 ترمذی کتاب الصوم

54 بخاری کتاب الصوم باب برکۃ السحورمن غیر ایجاب1788